فون نمبر ۵۵ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۵ وفا ۱۳۴۵ ہش ۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ ۱۵ جولائی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۶۲

فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک پر مخلصین جماعت کا والہانہ لبیک

۳۰ جون تک ۲۷ لاکھ روپے سے زائد کے وعدے اور ۳½ لاکھ روپے نقد وصول ہوئے

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ فضل عمر فاؤنڈیشن میں مخلصین جماعت نے بڑھ چڑھ کر اور بشاشت قلب کے ساتھ حصہ لے کر اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پہلی مالی تحریک پر والہانہ انداز میں لبیک کہنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک رجسٹریشن اور انکم ٹیکس سے ایگزیمپشن کے بعد باقاعدہ طور پر مجلس مشاورت کے بعد سے شروع ہوئی۔ تین ماہ کے عرصہ میں ملک کے طول و عرض میں مخلصین سلسلہ تک اس تحریک کو مؤثر طریق پر پہنچانے کے لئے اگرچہ یہ وقت بہت تھوڑا تھا تاہم اس بات کی پوری کوشش کی گئی کہ پشاور سے کراچی اور ڈھاکہ سے چٹاگانگ تک کی جماعتوں تک اس بابرکت تحریک کو پہنچایا جائے۔ الحمد للہ احباب جماعت احمدیہ اور سلسلہ کے اخبارات بالخصوص اخبار الفضل کے پیہم تعاون اور ہمدردوں اور امرائے جماعت اور مقامی سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن اور دیگر دوستوں کی کوشش اور بزرگان سلسلہ کی بالعموم اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خصوصی توجہ اور دعاؤں کی برکت سے فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کو اللہ تعالیٰ نے خاص قبولیت عطا فرمائی اور جماعت نے اپنے فعّال ہونے کا ثبوت مہیا کرکے غلبۂ اسلام کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک میں حضرت خلیفۃ ثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی یاد میں جاری کی گئی ہے بڑھ چڑھ کر جہاں وعدے لکھوائے وہاں بھاری نقد رقوم بھی ادا کیں۔

مورخہ ۳۰ جون ۱۹۶۶ء ... اگرچہ ابھی تک پوری اطلاعات بعض جماعتوں کی طرف سے نہیں آئیں تاہم جماعتوں میں مرکزی خزانہ اور بنک میں جو رقوم ۳۰ جون تک وصول ہوئی ہیں ان کی مقدار تین لاکھ ۴۹ ہزار ۴ سو ۴۴ روپے ... پیسے ہے لہٰذا اس وقت تک وعدوں کی مجموعی مقدار ۲۷ لاکھ ۸ ہزار روپے ہے اور ابھی جماعتوں میں بہت سے مخلصین جو دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں یا کسی مشکل اور معذوری کی وجہ سے حصہ نہیں لے سکے۔ یا بعض ایسے دوست بھی ہیں جو بڑی بڑی رقوم کے وعدوں کے لئے سوچ رہے ہیں ان سب کی طرف سے وعدوں اور رقوم کا انتظار ہے۔

خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوا اور ان مخلصین سلسلہ نے عقیدت و محبت سے اپنے وعدے لکھوائے اور بیرون پاکستان سے جب وعدے مکمل طور پر موصول ہو جائیں گے تو ان شاء اللہ العزیز فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہدف باون لاکھ روپیہ کا پورا ہو جائے گا وما ذالک علی اللہ بعزیز وان اللہ علیٰ کل شیٔ قدیر۔

جملہ بزرگان سلسلہ اور مخلصین جماعت سے بالعموم اور حضرت سیدی خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے بالخصوص درخواست ہے کہ تمام وعدہ کنندگان اور نقد رقوم ادا کرنے والے بھائیوں بہنوں اور عزیزوں کے لئے خاص دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی محبت و عقیدت سے پیش کردہ اس قربانی کو قبولیت سے نوازے۔ اور یہ قربانی ان کے رب کے لئے دینی و دنیاوی برکات کا موجب ہو اور اسلام کی عظمت اور قرآن کریم کی شوکت اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آسمانی حکومت کے مضبوط قیام کا باعث بنے اللھم آمین۔ — بالآخر جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ ہم نے ابھی پہلی منزل ہی طے کی ہے۔ ہماری اصل منزل جس پر ہم نے بہرحال پہنچنا ہے ابھی بہت دور ہے۔ اس لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے وعدے لکھوانے اور ان کی جلد تر ادائیگی کی جدوجہد پورے جذبہ جوش اور عزم و ہمت کے ساتھ جاری رہنی چاہیئے تاکہ اس بابرکت تحریک پر جلد از جلد ۵۲ لاکھ روپے جمع ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کو کماحقہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

اخبار احمدیہ

• مری ہلز ۱۳ جولائی۔ بوقت ½۱۰ بجے شب۔ بذریعہ فون حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

"پھوڑوں کی تکلیف میں کمی ہے اور طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

• ربوہ ۱۴ جولائی۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ عام کمزوری بالعموم گری گری رہتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آپ کی عمر میں بے حد برکت ڈالے اور آپ کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر دراز سے دراز تر فرمائے۔ آمین۔

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ جولائی۔ محترم جناب ڈاکٹر عبدالحق ملک ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر گجرات (جو آج کل رخصت پر ہیں اور حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کے علاج کے سلسلہ میں ربوہ آئے ہوئے ہیں) کی طرف سے آج صبح حضرت سیدہ کی صحت کے متعلق حسب ذیل ڈاکٹری رپورٹ موصول ہوئی ہے:-

"طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بتدریج روبصحت ہو رہی ہے۔ کل شام نارمل رہا۔ ڈاکٹر صادق حسن صاحب اور ڈاکٹر محمد یعقوب خانصاحب لاہور سے صبح تشریف لائے تھے معائنہ کرکے صحت کے متعلق تسلی کا اظہار کیا لاہور لے جانے کا خیال فی الحال ترک کر دیا گیا ہے گذشتہ رات تیز ہوا اور آندھی کی وجہ سے نیند نہیں آئی۔ البتہ آج صبح اچھی نیند آ گئی۔"

احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

• حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی ..."

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۶۶ء

اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

جب کوئی بندۂ حق اپنی جماعت کو مالی یا جانی تحریک کرتا ہے تو اگرچہ اس کو اس کی کامیابی کا پورا یقین ہوتا ہے۔ تاہم جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ کے کلام سے واضح ہے جن لوگوں کو تحریک کی جاتی ہے۔ ان کے حالات کے پیش نظر وہ تحریک بتدریج ہی تکمیل کو پہنچتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم بتدریج نازل کرنے کی یہ وجہ بیان فرمائی۔ تا کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے باعثِ تقویت بات یہ ہے کہ انسان بشریت کی وجہ سے اس بات کا مقتضی ہے کہ یکدم پورا بوجھ اس پر نہ ڈالا جائے ورنہ ناقابل برداشت ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ ڈالا جائے تا کہ متواتر مشق سے وہ پورا بوجھ اٹھانے کے قابل ہو جائے یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی کی تعلیم و تربیت الٰہی منصوبہ کے مطابق آہستہ آہستہ بتدریج فرمائی یہاں تک کہ وہ پورا بوجھ اٹھانے کے قابل ہو گئے۔ اور انہوں نے چند ہی سالوں میں دنیا کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔

اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کی تعلیم و تربیت بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تتبع میں آہستہ آہستہ فرمائی اور آپ کی تقلید میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور آپ کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جتنی تحریکیں کیں۔ اسی اصول تدریج کے مطابق شروع کیں۔ چنانچہ تحریک جدید بھی شروع شروع میں محدود عرصہ اور محدود رقم کے لئے کی گئی۔ بعد میں جب اس تحریک نے اپنی جڑ قائم کر لی تو اب وہ دائمی تحریک کی صورت اختیار کر چکی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سب سے پہلی مالی تحریک فضل عمر فاؤنڈیشن کے متعلق گزشتہ جلسہ سالانہ پر کی۔ درمیان قانونی کارروائی کے لئے کچھ دیر یہ تحریک عملاً التواء میں رہی۔ لیکن اس کے بعد گزشتہ مجلس شوریٰ کے موقعہ جب قانونی کارروائی اختتام پذیر ہو چکی تو اس تحریک کا اصل کام شروع ہوا اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ تحریک معجزانہ طور پر نہایت کامیاب ہو رہی ہے۔

کیا یہ معجزہ نہیں ہے کہ اصل تحریک تو صرف ۲۵ لاکھ روپیہ کی تھی مگر ۳۰ جون ۱۹۶۶ء تک یعنی صرف تین ماہ اور کچھ دن کے اندر اندر وعدوں کی تعداد ۲۷ لاکھ اور ۸ ہزار ہو چکی ہے۔ اور ان میں سے ۳ لاکھ ۲۱ ہزار اب تک نقد وصول ہو چکے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ یہ تحریک جماعت میں مقبول ہو چکی ہے اور اللہ تعالےٰ کے ہاں بھی قبولیت کا مقام حاصل کر چکی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے دوستوں کے دل اس تحریک کے لئے کھول دیئے ہیں اور اس کے فضل و کرم سے یہ تحریک جڑ پکڑ چکی ہے بلکہ کہنا چاہیئے کہ اس نشانہ سے بھی اوپر اٹھ چکی ہے جو اس کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ تحریک پہلے صرف ۲۵ لاکھ کی تھی مگر اس کی مقبولیت اس سے واضح ہے کہ ۲۵ لاکھ سے گزر کر وعدے $\frac{۲۷}{۲۸}$ لاکھ تک جا پہنچے ہیں۔ اور جماعت کا تقاضہ ہے کہ اللّٰھم زد فزد۔ اس لئے ہماری رائے میں اب ایک نیا نشانہ مقرر کرنے کی ضرورت ہے اور وہ بعض کے نزدیک ۵۲ لاکھ ہے مگر ہمارے نزدیک ۵۵ لاکھ ہونا چاہیئے یعنی موجودہ وعدوں سے دوگنا۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں تو یہ توقع ہے کہ یہ تحریک لاکھوں نہیں کروڑوں اور اربوں تک پہنچ جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ تاہم تدریجِ کار کا تقاضا ہے کہ فی الحال دوست کوشش فرمائیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی یہ سب سے پہلی مالی تحریک ۵۵ لاکھ تک کی حد تک مقرر کی جائے۔ تاہم یہ صرف ہماری رائے ہے ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس امر پر غور فرمائیں اور فضل عمر فاؤنڈیشن ۵۵ لاکھ تک کر دیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ جو مناسب خیال فرمائیں اس کے مطابق حکم فرمائیں۔ انشاء اللہ جماعت آپ کے فرمان کی تکمیل کے لئے قربانیاں دینے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جس طرح جماعت نے اس تحریک کا خیر مقدم کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے پہلے سے ہی احباب کے دل اس کے لئے کھول دیئے ہوئے تھے۔ اس معجزانہ کامیابی سے ہی ثابت ہے کہ اس تحریک میں بھی اللہ تعالےٰ کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ جماعت کے کام کو پہلے کی نسبت اور بھی پھیلا دے اور ارتقا کی ایک اور سیڑھی لگا کر ایک اور بلندی پر لے جائے۔ کفر و شرک کی طاقتیں روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں۔ اور دہریت کا زہریلا پودا تمام زمینوں میں اُگ رہا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ دجال کی بڑھتی ہوئی قوتوں کے مقابلہ کے لئے اپنے مسیح موعود کی جماعت کو بھی اس کے مقابلہ کے لئے جلد جلد تیار کرے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت اگر نسبتاً بہت غریبوں اور ناداروں کی جماعت ہے۔ مگر جب اللہ تعالےٰ اس کو قربانی کے لئے پکارتا ہے۔ تو وہ لبیک کہتی ہوئی نکل پڑتی ہے۔

آج دنیا ایک ایسے مرض میں مبتلا ہے جس کا علاج صرف اللہ تعالےٰ ہی کر سکتا ہے۔ دنیا سے روحانیت مفقود ہو چکی ہے اور مادہ پرستی بڑھتی جا رہی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مادہ پرست اقوام نے اللہ تعالےٰ کی اس زمین کو جہنم زار بنا رکھا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں اپنے مسیح موعود کو اسی لئے مبعوث کیا ہے۔ کہ وہ اس مہلک بیماری کا علاج کرے اور دنیا میں روحانیت کی تخم ریزی کرے۔ اس کام کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء سرانجام دے رہے ہیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر توفیق دی کہ وہ اشاعت و تبلیغ اسلام کے لئے ایسے کاموں کی بنیادیں استوار کریں جو اس روحانی تحریک کی تعمیر کے لئے ضروری ہیں۔ فضل عمر فاؤنڈیشن انہی کاموں کی تقویت کے لئے قائم ہوئی ہے جو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالےٰ کے اشارے سے شروع فرمائے۔ اس لحاظ سے بھی فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک الٰہی منشا کے مطابق کی گئی ہے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کو اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر ان کاموں کی تکمیل کے لئے چنا ہے۔ جو انشاء اللہ جلد ہی دنیا میں اسلام کو تمام دجالی قوتوں پر غالب کر دیں گے۔

فضائل القرآن

حضرت نوح (علیہ السلام) اور سفینۂ نوح کے متعلق دس حقائق

الواحِ بابل، تورات و قرآنی بیانات کا موازنہ

(محترم شیخ عبد القادر صاحب۔ لاہور)

آج سے پانچ ہزار سال پیشتر سرزمینِ دجلہ و فرات میں حضرت نوح علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ آپ کا زمانہ حضرت آدمؑ سے دسویں پشت میں تھا۔ زمانۂ نوح میں جو عظیم سیلاب آیا اس کی یاد کو مللِ قدیمہ نے ہمیشہ برقرار رکھا۔ تورات اور قرآن حکیم کے علاوہ نوح اور سفینۂ نوح کا ذکر ہمیں دنیا کے قدیم ترین لٹریچر میں ملتا ہے۔ جنوبی عراق کی کھدائیوں میں بابلی و سمیری الواحِ گلی دستیاب ہوئی ہیں۔ نینوی سے آشور بنی پال، شہنشاہِ آشور کی مکمل لائبریری کا انکشاف ہوا ہے۔ اس میں ہزاروں الواح رکھی تھیں۔ عراق کے شمال میں حتّی آثار برآمد ہوئے ہیں سب میں ایک ہی "قصۂ پارینہ" دہرایا گیا کہ نسلِ انسانی جب فسق و فجور میں مبتلا ہو گئی تو آسمانی دیوتاؤں نے قہر خداوندی کا اظہار سیلاب کی صورت میں کیا۔ ماہورِ زمانہ کو ایک کشتی بنانے کا حکم ہوا جس میں ضرورت کی چیزیں، حیوانی جوڑے اور وہ لوگ سوار کر لئے گئے جو کہ نجات پانے کے مستحق تھے۔ دشمنانِ حق غرق ہو گئے۔ اصحابِ سفینہ بچا لئے گئے۔ وہ برومند ہوئے۔ تاریخ کا ایک نیا دھارا بہنے لگا۔ طوفان سے قبل اور طوفان کے بعد کے زمانے میں تاریخ تقسیم ہو گئی۔

نوح اور سفینۂ نوحؑ کے متعلق قرآن حکیم نے "انباء الغیب" پیش کر کے کچھ ایسے حکیمانہ اشارے کئے ہیں کہ جن کی تفصیل بائیبل میں مفقود ہے لیکن اکتشافاتِ اثریّہ کی شہادتیں یوماً فیوماً قرآن حکیم کی تائید میں جمع ہو رہی ہیں۔

(۱)

بائیبل میں ہے کہ طوفان کی لپیٹ میں ساری نسل انسانی آ گئی تھی۔ نوح کے تین بیٹوں سے از سرِ نو انسانی نسل شروع ہوئی۔ اب دنیا کی ساری قومیں نوح کی نسل سے ہیں۔ قرآن حکیم میں ہے کہ نوح جس قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ صرف وہی غرق ہوئی۔ طوفان مقامی تھا نہ کہ عالمگیر۔ عراق کے قدیم شہروں کی کھدائی مقامی سیلاب کا پتہ دے رہی ہے۔ لیکن عالمگیر سیلاب کا کوئی پتہ نہیں ملتا۔

ایس۔ ایچ۔ ہُوک اپنی کتاب Middle Eastern Mythology میں لکھتے ہیں:۔

"دوآبۂ دجلہ و فرات کی کھدائیوں میں اُور، کیش اور ایرخ جیسے امصارِ قدیمہ میں ایک طوفانِ بے پناہ کے آثار ملے ہیں۔ لیکن کوئی ایسا ثبوت نہیں ملا کہ سیلاب نے سارے عراق کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔" (ص۴۹)

سمیری اور بابلی الواح میں بھی ایک مقامی طوفان ہی کا ذکر ہے۔ ظاہر ہے کہ بائیبل کا نظریہ تاریخ کے خلاف ہے۔ قرآن حکیم نے حقیقتِ حال کو پیش کیا ہے۔

(۲)

قرآن حکیم میں ہے کہ حضرت نوحؑ سے پہلے بھی مرسلین مبعوث ہوتے رہے جن کو قوم نوح جھٹلاتی رہی۔ حضرت نوحؑ اس وقت آئے جب "ولکل امةٍ اجل" کے وعید کے مطابق اس قوم کا وقت آخر آ گیا۔ کذّبت قومُ نوحٍ نِ المرسلین۔

سمیری الواح میں لکھا ہے کہ طوفان سے پہلے سات مصلحین مبعوث ہوئے جنہوں نے اوامر اور نواہی کی تعلیم دی۔ یہ سات مصلحین ایک دوسرے پیغمبر کے تابع تھے جس کا نام اوانّیس ہے۔ (تاریخ اقوامِ عالم ص۱۱۵) بعض روایات میں یُودویس نام ہے۔ یعنی ادریس علیہ السلام۔

(۳)

قرآن حکیم سے اشارہ ملتا ہے کہ قوم نوح دھاتوں کے استعمال سے بخوبی واقف تھی۔ تمدن اس درجہ ترقی کر چکا تھا کہ بحری بیڑے الواح اور میخوں سے بنائے جاتے۔ کشتی نوح کو "ذاتِ الواح و دُسُر" کہا گیا یعنی تختوں اور میخوں کا مجموعہ۔ بائیبل میں صرف کشتی کے اندر اور باہر رال لگانے کا ذکر ہے۔ اتنے عظیم طوفان کا مقابلہ کوئی معمولی کشتی نہیں کر سکتی تھی۔ بہت مضبوط بیڑے کی ضرورت تھی۔ عراق کے آثار سے معلوم ہوا ہے کہ اس زمانہ میں تانبے اور کانسی کے استعمال سے لوگ بخوبی واقف ہو چکے تھے۔

Leonard Cottrell اپنی کتاب The Anvik of Civilization میں لکھتے ہیں:۔

"اس زمانہ کی سب سے بڑی اور اہم ترین ایجاد تانبے اور کانسی کی ڈھلائی کے طریقوں کا علم ہے۔ انسان نے یہ سیکھا کہ کچی دھات سے تانبے کو الگ کیا جا سکتا ہے۔ اسے گرمی پہنچا کر پگھلایا جانا ممکن ہے۔ اور پھر اسے مختلف سانچوں میں ڈھال کر اپنے کام میں لایا جا سکتا ہے۔" (ص۱۲)

اس زمانہ میں تانبے کی چادریں، خنجر، نیزے اور دوسری چیزیں تیار کی جاتیں جو کہ آثار سے نکلی ہیں۔ بیڑوں میں تانبے کی چادروں اور میخوں کا استعمال قرین قیاس ہے۔

طوفان کی بابلی روایت میں ہے کہ وہ برگزیدہ انسان جس کا نام "شاخ زندگی" ہے (مراد نوح ہے) یوں مخاطب ہے کشتی بنانے کا حکم ملنے کے بعد

"صبحدم ہی میرے دار میں رہنے والے، میرے اردگرد جمع ہو گئے۔ بچے رال ڈھونے لگے اور آدمی ضروری سامان۔ پانچویں دن میں نے جہاز کے نچلے حصہ اور خمدار لکڑیوں کو ترتیب دیا۔ تب میں نے تختوں کو صاف کیا۔ ایک ایکڑ زمین پر جہاز کی تعمیر جاری رہی۔ جہاز کی اطراف ۱۲۰ ہاتھ تھیں۔ جہاں جہاں ضرورت تھی میں نے فانے (یا میخیں) ٹھونکیں۔"

The Epic of Gilgamesh P. 106

(۴)

قرآن حکیم میں ہے کہ قوم نوح آبپاشی کے لئے نہروں سے بھی کام لیتی۔ فرمایا "اگر تم توبہ کرو گے تو وہ برسنے والے بادل کو تمہاری طرف بھیجے گا اور مالوں اور اولاد سے تمہاری امداد کرے گا۔ اور تمہارے لئے باغات اُگائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا۔"

عصرِ نوح میں نظامِ آبپاشی کی جھلکیاں ملاحظہ ہوں:۔

"دوآبہ دجلہ و فرات کے رہنے والے زمانہ قدیم سے نہروں کی افادیت سے واقف تھے انہوں نے ایک نہری نظام جاری کیا تھا۔ جب دریا طغیانی کی حالت میں ہوتے تو ان کا زائد پانی ذخیرہ میں جمع کر لیتے اور موسم گرما کی شدت کے ایام میں وہی پانی نہروں کے ذریعہ کھیتوں کو بہم پہنچایا جاتا۔ نتیجۃً حیرت انگیز زرخیزی دیکھنے میں آتی۔ مثلاً گیہوں کی دو بلکہ تین فصلیں بوتے بعض دفعہ دو سَو گنا زیادہ سالانہ ثمرہ وہ حاصل کرتے۔"

(پیکس بائیبل کومنٹری ص۵۱-۵۰)

"اس قوم نے نہروں اور نالوں کے وسیع نظامِ آبپاشی کے ذریعہ دو دریاؤں کو مسخر کر کے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا۔"

(پیکس بائیبل کومنٹری جدید ایڈیشن ص۷۹)

(۵)

قرآن حکیم میں ہے کہ نوح ایک پہاڑی علاقہ میں بسے ہوئے تھے۔ قال سآوی الیٰ جبلٍ میں اشارہ کیا گیا۔ عراق کی قدیم نسلوں کا ابتدائی گہوارہ شمال مشرق میں

... ... کوہستانی علاقہ

۱؎ طوفان سے بچنے والے برگزیدہ انسان کا نام ہر روایت میں مختلف ہے۔ صرف حتّی روایت میں نوح سے ملتا جلتا نام "ناآح" ہو اور لیل" وارد ہوا۔ باقی روایات میں ذاتی نام کی بجائے تمثیلاً القاب ہیں مثلاً "شاخ زندگی" وغیرہ۔ ہندی روایات میں منوح نام آیا ہے۔

تھا۔[1] اسی پہاڑی علاقہ کی ایک وادی میں حضرت نوح رہا کرتے تھے۔ ان کی قوم ان پہاڑوں میں پھیلی ہوئی تھی۔ دجلہ و فرات کے دوآبہ میں انکی نو آبادیاں تھیں۔ قرآن کریم میں ہے کہ آسمان نے موسلا دھار بارش برسائی اور زمین نے اپنے چشمے چھوڑ دیئے۔ آسمانی اور زمینی پانی مل گیا۔ نتیجۃً وادی اور دریاؤں کے علاقہ میں بے پناہ سیلاب کی صورت پیدا ہو گئی اور یہ قوم تباہ ہو گئی۔ الواح بابل میں ہے کہ آسمان نے پانی برسایا اور تحت الثریٰ سے پانی پھوٹ نکلا۔ ان پانیوں نے مل کر تباہی مچائی۔ مذہبی مراکز اور منادر بہہ گئے۔ مزید برآں الواح بابل میں ہے کہ پہاڑی اور میدانی علاقہ میں سیلاب آیا۔ آسمان برسا۔ زمین کے نیچے کے سوتے پھوٹ پڑے۔ زیریں پانیوں کے بند ٹوٹ گئے۔ قرآن حکیم میں "فار التنور" میں اشارہ ہے کہ "پانی کے جمع ہونے کا ذخیرہ" بھی بہہ پڑا۔ کوہ جودی کے شمال میں جھیل وان ہے اس کے زیر زمین چشمے ابلنے لگے آسمانی اور زمینی پانی سے اس میں سیلاب کا آنا قرین قیاس ہے۔ التنور کے معنے "محفل ماء الوادی" وادی کے پانی کے جمع ہونے کی جگہ کے ہیں۔ تورات کا یہ کہنا کہ بڑے سمندر (بحیرہ روم) کا پانی آ گیا تھا ایک بے معنی بات ہے۔

(۶)

قرآن حکیم میں ہے کہ کشتی نوح جبل الجودی پر ٹھہری تھی۔ الواح بابل میں "کوہ نغیر" ہے۔ بائیبل میں کوہ اوارات کا ذکر ہے۔ کوہ اوارات بحر خزر کے جنوب میں سترہ ہزار فٹ اونچا پہاڑ ہے۔ دجلہ و فرات انہی آرمینیا کے پہاڑوں سے نکل کر شمال سے جنوب کی طرف بہتے ہیں۔ کشتی نشیب کی بجائے فراز کی طرف چلی گئی یہ ممکن کیسے ہوا؟ بائیبل کے سریانی نسخوں میں اوارات کی بجائے کوہِ "کردو" لکھا ہے۔ بیروسس نے تیسری صدی قبل مسیح میں الواح بابل کی مدد سے تاریخ بابل مرتب کی، اس نے بھی کشتی کے ٹھہرنے کا مقام "کوردین" یعنی "کوہ کردو" قرار دیا ہے۔ یہودیوں کی کتاب تفسیر ترگوم میں بھی یہی لکھا ہے۔ جوزیفس پہلی صدی کا یہودی مؤرخ تو یہاں تک کہتا ہے کہ کوہ کردو پر کشتی کے ٹکڑے دیکھنے میں بھی آئے ہیں ان سوالوں کی بناء پر نولڈیک نے کہا ہے کہ تورات کے اصل متن میں کوہ کردو تھا۔ بعد میں کوہ ارارات کر دیا گیا۔ کوہ کردو اور جبل الجودی ایک ہی ہیں۔ جبل الجودی کردستان کا پہاڑ ہے۔ جھیل وان کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ جیمس ہیسٹنگ بائیبل ڈکشنری میں مذکورہ تفصیل دی گئی ہے۔ یہ بھی اقرار موجود ہے کہ یوسیفس نے کوہ کردو پر کشتی کے بعض حصے ملنے کا جو ذکر کیا ہے تو اسکے ذہن میں جبل الجودی تھا۔

جبل ارارات پر کشتی نوح کی تلاش کے لئے دو مہمیں جا چکی ہیں وہ ناکام لوٹی ہیں اب صرف جبل الجودی ایسا پہاڑ رہ گیا ہے کہ جس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے یہ مناسب ترین مقام سفینہ نوح کے ٹھہرنے کا ہے۔ مذکورہ ڈکشنری میں بحث کو سمیٹتے ہوئے J. Skinner اپنے مقالہ میں لکھتے ہیں:۔

although the alternative hypothesis that gebel guddi is meant has still some claim to be considered. P.47

کہ جبل الجودی کا مفروضہ اب بھی قابل التفات ہے۔ بابلی الواح میں کوہ نغیر کا ذکر ہے۔ اسکی تعیین نہیں ہو سکی۔ اسکے معنے "کوہ نجات" کے ہیں۔[1] جودی کے معنے "میرے جود و کرم" کے ہیں۔ یہ دونو پہاڑ در اصل ایک ہیں۔

(۷)

قرآن حکیم میں ہے کہ نوحؑ کا ایک نافرمان بیٹا تھا جو کہ باپ کے دیکھتے دیکھتے طوفانی لہروں کی نذر ہو گیا۔ تورات میں تین بیٹوں کا ذکر ہے جو کہ کشتی میں سوار تھے کسی ڈوبنے والے نافرمان بیٹے کا ذکر نہیں۔ عصر حاضر کے علمائے بائیبل کی تحقیق میں تورات میں دو طرح کے بیانات ملتے ہیں۔ ایک میں کنعان کو نوح کا نافرمان بیٹا کہا گیا۔ دوسری میں پوتا۔ علماء کہتے ہیں کہ کنعان در اصل نوح کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا۔ تورات کے مرتبین نے ایک فقرہ "کنعان حام کا بیٹا تھا" بڑھا کر بیک جنبش قلم اسے نوح کا پوتا بنا دیا۔ تورات کی دوسری روایت میں کنعان کے بارہ میں لکھا ہے کہ نوح نے اپنے چھوٹے بیٹے پر اس کی کرتوتوں کے باعث لعنت کی (پیدائش $\frac{۱۰}{۲۵}$) کشتی سے تین بیٹے سام۔ حام۔ یافث نکلے (پیدائش $\frac{۱۰}{۱۸}$) کنعان کہاں گیا؟ وہ لازماً غرق ہو گیا۔

کن سائٹز بائیبل کومنٹری میں لکھا ہے:۔

In one form of the story Canaan will have been the son of Noah, as appears from the curse laid on him. Ham "the father of Canaan" is an editorial devise to link the two traditions. P.345

تورات کی ایک کہانی کی رو سے کنعان نوح کا بیٹا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ نوح نے اپنے چھوٹے بیٹے کنعان پر لعنت کی۔ اسی باب میں کنعان کو حام کا بیٹا کہا گیا۔ یہ فقرہ تورات کے کسی مرتب کی ایجاد ہے۔ مقصد یہ تھا کہ دو مختلف فیہ کہانیوں میں تطبیق کی صورت نکالی جائے۔

واضح اقرار موجود ہے کہ تورات کا بیان محرّف ہے۔ کنعان نوح کا بیٹا تھا۔

قرآن حکیم میں نوح کی ایک نافرمان بیوی کا بھی ذکر ہے۔ کنعان غالباً اسی کے بطن سے تھا۔

(۸)

تورات کی کرونالوجی کی رُو سے حضرت ابراہیمؑ پچاس برس کے تھے کہ حضرت نوح فوت ہوئے۔ قرآن حکیم میں ہے کہ حضرت نوح کے بعد قوم عاد کا دَور دورہ تھا۔ اس کے بعد قوم ثمود کا، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ الواح بابل کی مدد سے جو نئی کرونالوجی (سسٹم) مرتب ہوئی ہے اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ تین سو سال بعد میں جا پڑا ہے یعنی ۲۰۰۰ ق م کی بجائے ۱۶۰۰۔۔۱۷۰۰ ق م متعین کیا گیا۔[1] قوم عاد اور قوم ثمود کے لئے اب گنجائش نکل آتی ہے۔ تورات نے چونکہ ان قوموں کا ذکر نہیں کیا اس لئے نوح کی ساڑھے نو سو سالہ زندگی میں ہی حضرت ابراہیم کی پیدائش کا ذکر کر دیا گیا۔ قوم عاد اور ثمود کا ذکر کتبات قدیمہ میں بھی مل گیا ہے۔ قرآنی صداقت اظہر من الشمس ہے۔

(۹)

قرآن حکیم میں ہے:۔

فلبث فیھم الف سنۃٍ الا خمسین عامًا

کہ نوح اپنی قوم میں ایک ہزار میں سے پچاس سال کم رہے۔ تورات میں ہے کہ نوح کی عمر ۹۵۰ برس تھی۔ طوفان کے وقت ان کی عمر چھ سو سال تھی

الواح بابل و سومیر میں ہے کہ "ناخدائے سفینہ" طوفان کے بعد "دلمون" میں ہجرت کر گئے اور زندہ جاوید ہو گئے۔

بائیبل کے بعض علماء کا خیال ہے کہ عمر سے مراد خاندان کی عمر ہے۔ تورات کے مرتبین نے اس رمز کو سمجھا نہیں اور حقیقی عمر مراد لے لی۔ طوفان سے پہلے کے بزرگوں کی طویل عمر اور خود حضرت نوح کی عمر کی وہ یہی تعبیر پیش کرتے ہیں۔ (بائیبل ڈکشنری از جان ڈی ڈیوس ص۱۲۷)

قرآن حکیم نے "لبث فیھم" کہا ہے۔ اس کے ساتھ عمر کی تخصیص نہیں کی۔ جیسا کہ دوسری جگہ ہے فقد لبثت فیکم عمرًا۔ اس سے اشارہ ملتا ہے کہ یہاں نوح کا دَور مراد ہے نہ کہ عمر۔

ایک دوسرے پیغمبر کے متعلق ہے بل لبثت مائۃ عامٍ یہاں بھی زندگی مراد نہیں بلکہ سو سالہ دور ممات مراد ہے۔ پس قرآن حکیم کی رو سے یہ تعبیر بھی روا ہے کہ حضرت نوح کی نبوت اور خلافت کا دور ساڑھے نو سو سال تک ممتد ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف میں ۹۵ سال عمر پانے کا ذکر ہے۔ اس سے مراد مسیح موعود اور مصلح موعود کا دورِ خاص ہے جو کہ ۱۲۹۰ ھجری سے شروع ہو کر ۱۳۸۵ھ پر ختم ہوا۔ پہلا سال مسیح موعود کی بعثت کا ہے اور دوسرا سال مصلح موعود کی وفات کا۔

قرآن حکیم میں نوح کے دَور کا ذکر "قوم نوحٍ وّعادٍ وّثمود" کے الفاظ میں کیا گیا۔ اور اس کے بعد "قوم ابراہیم" کا ذکر ہے۔ (التوبہ ع۹)

دوسری جگہ اذ جعلکم خلفاء من بعد قوم نوحٍ (الاعراف ع۹) میں قوم عاد کو قوم نوح کے خلفاء میں سے کہا گیا۔ عاد و ثمود قوم نوح کے خلفاء میں سے تھے۔

عاد و ثمود کا دَور حضرت نوح کے دَور میں شامل ہے۔ اس طرح حضرت نوح علیہ السلام اپنے پیرایۂ وجود میں اور اپنے خلفاء کے ذریعہ اپنی قوم میں ۹۵۰ سال تک رہے۔ اسکے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دَور ہے۔

الواح بابل میں لکھا ہے کہ طوفان کے بعد آسمانی خلافت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایک لوح میں طوفان سے پہلے کے دس بزرگوں کے اسماء درج ہیں۔ پھر یہ فقرہ ہے

"طوفان آیا۔ طوفان کے آنے کے بعد بادشاہت آسمان سے زمین پر اتاری گئی۔[1]"

1- Middle Eastern Mythology by S.H Hooke P.18

1- The Epic of Gilgamesh P.123

1- Peake's Commentary on the Bible 199 g

1- Early History of Assyria by Sidney Smith P.17

نوح اور اس کے خلفاء کی آسمانی بادشاہت کا دور ۹۵۰ سال تک ممتد ہے۔ اسکے بعد براہیمی دور ہے۔ سورۃ الحدید میں فرمایا کہ نوح کی ذریت کو نبوت اور کتاب سے مخصوص کیا گیا (۲۷)

جس طرح قومِ نوح میں عاد و ثمود شامل ہیں۔ ہود اور صالح نوح کے وجود میں داخل ہیں۔ نوح۔ ہود اور صالح کا زمانہ ۹۵۰ سال ہے "فلبث فیھم" سے یہی زمانہ مراد ہے۔ (واللہ اعلم)

(۱۰)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے!۔

"مکہ معظمہ کی وادی سے نوح۔
ہود اور ابراہیم شتر رنگ،
نوجوان اونٹنیوں پر گزرے ہیں
اور اس بیت العتیق کا انہوں نے
حج کیا ہے"

ازرقی لکھتے ہیں:۔

"مکہ میں نوح۔ ہود۔ صالح اور
شعیب علیہ السلام کا انتقال ہوا
ان کی قبریں زمزم اور حجر کے
درمیان ہیں۔ (تاریخ اخبار مکہ)

حدیث میں آیا ہے کہ "جب کسی نبی کی امت ہلاک ہو جاتی تو وہ مکہ معظمہ میں آجاتا اور یہیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ مصروف عبادت ہو جاتا۔ حتیٰ کہ یہیں وفات پا جاتا" حضرت نوح علیہ السلام طوفان کے بعد اپنے آخری حصہ عمر میں مکہ معظمہ میں آگئے اور یہیں وفات پا کر زندہ جاوید ہو گئے۔

سینکڑوں سال گزرنے کے بعد نوح کی قوم جب دوبارہ دیوتاؤں کو پوجنے لگی۔ تو انہوں نے رزمیہ نظموں کی صورت میں طوفانِ نوح کے قصۂ پارینہ کو دہرایا۔ میتھالوجی کے رنگ میں بہت سی صداقتیں بھی بیان ہو گئیں۔ ایک سمیری لوح ملی ہے جو کہ حضرت نوح کے ۱۲۰۰ سال بعد لکھی گئی۔ اس میں طوفانِ نوح کا قصہ بیان کیا گیا۔ نوح کے نام کی بجائے ناخدائے سفینہ کو ذوسدرا کے لقب سے پکارا گیا۔ اس لوح میں لکھا ہے:۔

"طوفان سے نجات پانے کے بعد
بادشاہ ذوسدرا نے خود کو
آنو اور انلیل دیوتاؤں کے
سامنے جھکا دیا۔ ان دیوتاؤں
نے ذوسدرا کی پرورش
کی ایک دیوتا کی حیات جاوید
کی مانند لازوال زندگی کا
تحفہ وہ اس کے لئے لائے۔ تب
بادشاہ ذوسدرا جو کہ
نباتی بیج اور انسانی نسل کا
محافظ تھا۔ ایک ایسی سرزمین
میں بسا دیا گیا جو کہ ایک کھلے
راستے (یعنی امامِ مبین) پر ہے
جس کا نام دِلمون
ہے۔ جہاں سے سورج طلوع
ہوتا ہے۔[۱]

سرزمین مشرق ارضِ حجاز کا قدیمی نام ہے تورات میں اسے ارضِ قدیم کہا گیا۔ یعنی زمینِ مشرق۔ دِلمون روحانی لحاظ سے وہ خطہ جنت نظیر ہے جہاں آکر حضرت نوح علیہ السلام زندۂ جاوید ہو گئے۔ بابلی روایات میں ہے کہ نوح کی بیوی بھی ہمراہ تھی۔ سمیری الواح میں دلمون کے متعلق مزید لکھا ہے کہ ابتدائے آفرینش سے یہی وہ ارض حرم ہے کہ

"جہاں غُراب کی آواز سُنی نہیں
گئی۔ موت کے پرندے نے
موت کا گیت یہاں نہیں گایا۔
شیر نے کسی کو نہیں نگلا۔ بھیڑیے
نے برّے کو نہیں پھاڑا۔ فاختہ
ماتم کناں نہیں ہوتی۔ وہاں کوئی
بیوہ نہیں (سب سہاگنیں ہیں)
بیماری کا نام و نشان نہیں۔
بڑھاپا مفقود۔ ماتم معدوم"[۲]

بلدۃ الامین کا یہ روحانی نقشہ سمیری الواح میں پیش کیا گیا۔

انہی الواح میں پھر لکھا ہے:۔

"سرزمین دِلمون ایک خالص
جگہ پاک اور مصفّٰی سرزمین
ہے۔ درخشندہ مقام یہاں
صرف ایک چیز کی کمی تھی وہ
میٹھا پانی ہے اور یہ بھی دیوتا
آب نے زمین سے مہیا کر دیا"[۳]

دِلمون کہاں واقع ہے؟ سارگون (۲۳۰۰ ق م) کے کتبہ میں ہے کہ زیرین سمندر یعنی خلیج فارس کے اُس پار (ملک عرب میں) ہے۔[۴]

دلمون دراصل ذُوالامون ہے۔ قرآن حکیم میں

وھٰذا البلد الامین

میں اسی بلدۂ امن کا ذکر ہے۔ جہاں قدرت نے ایک چشمہ بہا کر اسے سیراب کر دیا۔

یہ ہے مختصر جائزہ الواحِ بابل۔ تورات اور قرآن حکیم کے بیانات کا۔ قرآنی صداقت ہر طور نمایاں ہے +

1- Middle Eastern Mythology P. 31
2- The Epic of Gilgamesh P. 39
3- Middle Eastern Mythology - P. 116
4- Early History of Assyria P. 89

پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن ٹنڈر نوٹس

۱۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے کی لاہور ڈویژن کی حدود میں واقع گجرات کے مقام پر یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء سے شروع کر کے اور اس کے بعد ایک ریلوے سٹی بکنگ ایجنسی چلانے کے سلسلے میں دستخط کنندہ ذیل کو ٹنڈر مطلوب ہیں۔ مذکورہ بالا سٹی بکنگ ایجنسی صرف بیرونجات کو ترسیل کے لئے کھلے گی جس میں براستہ گجرات ریلوے سٹیشن باہر جانے والے ہر کلاس کے مسافروں کی بکنگ۔ اُن مسافروں کے سامان کی بکنگ، پارسل کی بکنگ۔ مال گاڑی پر جانے والے مال کی بکنگ شامل ہوگی۔ یہ سٹی بکنگ ایجنسی اُن قواعد و ضوابط کے تحت چلانی ہوگی۔ جو معاہدہ کے فارم اور ہدایت ناموں میں مذکور ہیں۔ معاہدے کا فارم اور ہدایت نامہ مجوزہ ٹنڈر فارم سمیت ۱۰ جولائی ۱۹۶۶ء تک بادہ سیگی قیمت پانچ روپے فی کاپی ۸ بجے صبح سے ایک بجے دوپہر تک کسی بھی یوم کار کو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کمرشل پی۔ ڈبلیو آر۔ لاہور کے دفتر سے حاصل کر سکتے ہیں۔

۲۔ ٹنڈر دہندگان اس امر کے خود آپ ذمہ دار ہوں گے کہ وہ ریلوے انتظامیہ کے اطمینان کے مطابق مجوزہ سٹی بکنگ ایجنسی کے لئے مناسب جگہ مہیا کریں۔ ٹھیکہ دیتے وقت اُن ٹنڈر دہندگان کو ترجیح دی جائیگی جن کے قبضے میں موزوں جگہیں ہوں گی۔ ایسے ٹنڈر دہندگان اپنے ٹنڈر کے ساتھ اپنے قبضے میں موجودہ عمارت کا سرسری خاکہ منسلک کریں۔ جس میں اس کا محل وقوع بتایا گیا ہو۔ کسی ٹنڈر دہندہ کے پاس مناسب جگہ کا موجود ہونا ریلوے کے اس اختیار کو متاثر نہیں کرتا کہ وہ بغیر کوئی وجہ بتائے ٹنڈر کو مسترد کر دے۔

۳۔ ٹنڈر دہندگان اپنے ٹنڈروں کے ساتھ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا ایسا تصدیق نامہ منسلک کریں جس میں اُن کی مالی ساکھ اور چلن کی تصدیق کی گئی ہو۔ صرف ایسے سرٹیفکیٹ قابل غور ہوں گے جو اس اشتہار کی اشاعت کے بعد حاصل کئے گئے ہوں گے۔

۴۔ اگر ٹنڈر کسی فرم یا کمپنی کی طرف سے پیش کیا جا رہا ہو تو ضروری ہے کہ اس کے تمام حصہ دار ٹنڈر فارم اور معاہدے کے فارم پر دستخط ثبت کریں یا یوں ہو کہ جو شخص ٹنڈر اور معاہدہ پر دستخط ثبت کر رہا ہو وہ باقی حصہ داروں کی طرف سے نان جوڈیشل سٹامپ پیپر پر حاصل شدہ اس امر کا مختار نامہ ٹنڈر کے ساتھ پیش کرے کہ وہ ان کی طرف سے اپنے دستخط ثبت کرنے کا مجاز ہے علاوہ ازیں ٹنڈر کے ساتھ رجسٹرار آف فرمز کا سرٹیفکیٹ بجوڑ اصل یا مصدقہ نقل اور ایک دیگر سرٹیفکیٹ جس میں حصہ داران کے ناموں کی تصدیق کی گئی ہو بھی پیش کئے جائیں۔

۵۔ مجوزہ فارم پر پُر کئے ہوئے سربمہر لفافوں میں بند ٹنڈر ۲۲ جولائی ۱۹۶۶ء کے بارہ بجے دوپہر تک ڈویژنل اکونٹس آفس پی ڈبلیو آر لاہور کے باہر پڑے ہوئے ٹنڈر بکس میں ڈال دئے جائیں۔ اس وقت کے بعد آنے والا کوئی ٹنڈر قابل قبول نہیں ہوگا۔ یہ ٹنڈر اسی روز ساڑھے بارہ بجے دوپہر ڈویژنل اکونٹس آفس پی۔ ڈبلیو آر لاہور میں ایسے ٹنڈر دہندگان کے روبرو جو موجود رہنا چاہیں کھول دئے جائیں گے اگر کسی وجہ سے ۲۲ جولائی ۱۹۶۶ء کو دفتر بند ہوا تو ٹنڈر مقررہ اوقات کے مطابق آئندہ یوم کار تک بکس میں ڈالے اور کھولے جائیں گے۔

۶۔ ہر ٹنڈر دہندہ کو مبلغ ۵۰۰/- روپے نقد بطور زر امانت ڈویژنل کیشیئر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانے ہوں گے۔ اور ڈویژنل پے ماسٹر لاہور سے حاصل شدہ رسید ڈویژنل اکونٹس آفیسر پی ڈبلیو آر لاہور کو دینی ہوگی۔ جو اس کے عوض میں ایک نئی رسید جاری کر دیگے۔ یہ رسید لازماً ٹنڈر کے ساتھ منسلک کر کے بھیجنی ہوگی۔ کامیاب ٹنڈر دہندہ کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ سٹی بکنگ ایجنسی کا کام شروع کرنے سے پہلے ۳ ہزار روپیہ زرضمانت معاہدہ کے ضوابط کی تکمیل کے ضمن میں اور ۲ ہزار روپیہ اوسطاً ماہانہ واجب الوصول بقایاجات کے ضمن میں جمع کرا دے۔ کامیاب ٹنڈر دہندہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے جملہ ٹکٹوں کیلئے مطلوبہ ٹکٹ جاری کرتا رہے اور اسکی کمیشن ٹکٹوں کی مجموعی فروخت پر واجب الوصول ہوگی۔

۷۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو آر لاہور کو حق حاصل ہے کہ وہ بغیر وجہ بتائے کسی بھی ٹنڈر کو یا سارے ٹنڈروں کو مسترد کر دے اور وہ اس امر کا پابند بھی نہیں ہے کہ قلیل ترین ٹنڈر کو لازماً منظور کرے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو آر۔ لاہور

1733(ل) ۱۹۶۶

دلفریب
زیورات کا واحد مرکز
فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

حضرت مولوی عبد المغنی صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم کا ذکر خیر

(از مکرم میاں فتح الدین صاحب گجرات)

میں ۱۹۲۲ء میں ریلوے بر نجورکشاپ جہلم میں ملازم ہوا۔ حضرت عبد المغنی رضی اللہ عنہ نہایت خوش الحانی اور بلند آواز سے قرآن مجید پڑھتے تھے۔ قرآن پاک کا باقاعدہ درس دیا کرتے تھے۔ آپ کے خطبات نہایت دلکش ہوتے تھے۔ مجھ پر آپ کے اخلاق اور روحانیت کا اتنا اثر تھا۔ کہ میں سوائے ان اوقات کے جو ڈیوٹی کے لئے مقرر تھے بیہ وقت مسجد میں ہی رہتا تھا۔ میں نے تیس سال کی ملازمت کے دوران مسجد احمدیہ جہلم کے بالکل پڑوس میں ہی رہتا ہوں۔ مجھے حضرت مولوی صاحب کا درس سننے کا اس قدر شوق تھا۔ کہ ایک دفعہ مجھے مسجد کے پاس رہنے کے لئے کوئی باپردہ مکان نہیں ملتا تھا۔ میری بیوی مرحومہ نے مجھے مشورہ دیا کہ مسجد کے پاس ایک گندہ اور چھوٹا سا مکان ہے۔ وہی کرایہ پر لے لیتے ہیں تاکہ مسجد اور مولوی صاحب کے برکات اور فیوض سے محروم نہ رہ جائیں۔ حضرت مولوی صاحب نہایت متوکل صابر انسان تھے

ایک دفعہ آپ کی مالی حالت نہایت کمزور ہو گئی۔ آپ کی بڑی لڑکی کی برات مردان سے آگئی۔ اس دن حضرت چوہدری صادق علی صاحب تحصیلدار درس قرآن دے رہے تھے۔ چوہدری صاحب نے فرمایا۔ آج مسجد میں حاضری غیر معمولی طور زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ دوستوں نے بتایا کہ حضرت مولوی صاحب کے ہاں آج مردان سے برات آئی ہوئی ہے۔ چوہدری صادق علی صاحب تحصیلدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ مولوی صاحب اگر آپ کو تکلیف ہے تو میں آپ کے مہمان ساتھ لے جاؤں اور خاطر تواضع کروں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ میری کچی دیواریں یہ لوگ آج ہی دیکھ لیں۔ آخر پھر بھی انہوں نے میرے ہی گھر آنا ہے۔ بہتر ہے کہ میں آج ہی ان کو اپنا گھر دکھاؤں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت مولوی صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

رپورٹ مساعی ہفتہ تحریک جدید

امسال یکم تا ۷ رجولائی مجالس خدام الاحمدیہ نے ہفتہ تحریک جدید منایا تھا۔ الحمد للہ۔ مرکز سے سبادے ہی خوشکن رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں۔ چنانچہ مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ مطلع فرماتے ہیں کہ ہفتہ کے آغاز میں مختلف حلقہ جات میں جلسے کئے گئے۔ احباب جماعت تک پہنچنے کے لئے وفود بنائے گئے۔ اور پھر ان وفود کی نگرانی اور رہنمائی کا انتظام بھی کیا گیا۔ قریباً اڑھائی ہزار روپیہ کی وصولی عمل میں آئی اس سلسلہ میں ان کی رپورٹ کے مطابق مکرم میم شمشیر صاحب سوکیہ۔ مکرم مفتی ظفر احمد صاحب مکرم ملک محمد اعظم صاحب اور مکرم سید سعادت احمد صاحب نے نگرانی کے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دئے۔ اللہ تعالیٰ جملہ افراد کو جنہوں نے ہفتہ تحریک جدید کو کامیاب بنانے کے لئے سعی فرمائی ہے جزائے خیر عطا فرمائے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے برادرم بشیر احمد صاحب اختر آف کرونڈی ضلع خیرپور سندھ کو مورخہ ۲۳ر۶ر۶۶ پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

خاکسار:۔ حمید الدین

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

تعمیر مسجد ڈنمارک اور لجنات اماء اللہ ممالک بیرون

(۶)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نور اللہ مرقدہ کی خلافت بابرکت پر باون سال گذرنے کی خوشی میں ممالک بیرون کی لجنات اماء اللہ کی جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسمائے گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاهن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

			شلنگ	پونڈ
۴۲	مسز رشیدہ صاحبہ	لندن	۰	۱
۴۳	مسز حشمت اللہ صاحبہ	"	۱۰	۲
۴۴	مسز شاکر صاحبہ	"	۱۰	۰
۴۵	مسز رفیعہ نثار صاحبہ	"	۰	۱
۴۶	مسز صادقہ حمید صاحبہ	"	۰	۱
۴۷	مسز آمنہ خان صاحبہ	"	۰	۴
۴۸	مسز رضیہ ظفر صاحبہ	"	۰	۵
۴۹	مسز شاہدہ ریاض ملک صاحبہ	"	۰	۵
۵۰	مسز آمنہ ذوالفقار صاحبہ	"	۰	۲
۵۱	مسز اے۔ آر قریشی صاحبہ	"	۰	۱۰

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

تربیت اولاد اور انصار اللہ کا فرض

اولاد کی تربیت قوموں کی ترقی پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ جماعت احمدیہ ایک مذہبی جماعت ہے اس کی ترقی اور بقا کے لئے از بس ضروری ہے کہ اولاد کی نیک تربیت کی جائے اس سلسلہ میں انصار اللہ کی ذمہ داری سب سے زیادہ ہے۔ مجالس سے درخواست ہے کہ اولاد کی تربیت کے لئے ٹھوس مساعی بروئے کار لاکر ممنون فرمائیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ سلسلہ اچھے نام کے ساتھ اور حقیقی معنوں میں قائم رہے تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی آئندہ نسل کو متقی اور محنتی بنائیں" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ر مئی ۱۹۲۵ء)

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ہمشیرہ مکرمہ عظمت النساء صاحبہ عرصہ سال سے طویل عرصہ بخار سے بیمار ہیں نیز دو تین دیگر پریشانیوں میں بھی مبتلا ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (ملک اعتقاد حسین قائد آباد نمبل)

۲۔ عزیزم مسعود احمد امسال بی ایس سی انجینئرنگ سال سوم کا امتحان دے رہا ہے۔ نیز میری اہلیہ علیل ہے کامل شفایابی کے لئے اور عزیزم کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار افتخار احمد زعیم اے ایم اے کیمبل پور)

حکیموں کے انٹرویو کیلئے
ہمارے تیار کردہ یونانی ٹیسٹ پیپرز قیمت -/۳ منگوائیے
ایچ۔ پی۔ فارمیسی دھوریہ (کھاریاں) گجرات

ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ ظفر بی اے
کی دس سالہ کاوشوں کا نچوڑ۔ دس اکسیریں۔
چار خوراکوں سے مندرجہ امراض جڑ سے غائب
سر درد۔ نکسیر۔ کانوں کا بہنا۔ نکرے و سپرنگ کٹارے۔ دمہ۔ بواسیر
ناسور۔ بانجھ پن۔ سیلان الرحم۔ جوڑوں اور اعصاب کی دردیں۔
قیمت فی اکسیر مکمل کورس دس روپے۔ بذریعہ منی آرڈر ڈیڑھ روپیہ خرچ ڈاک معاف
المشتہر:۔ سعید احمد منیجر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ (مغربی پاکستان)

گلہڑ و نسوال (اٹھرا گی گویا) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے ۲۰/-

وصایا

ضروری نوٹ۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں ۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۱۸۳۲۲ میں رستم علی ولد خیر دین قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گنری ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶۶-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت مبلغ -/۶۵ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کرلوں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد۔ رستم علی ولد خیر الدین سندھ جننگ فیکٹری کنری ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد۔ محمد اکبر افضل ولد سراج الدین

گواہ شد۔ عطاء اللہ ولد محمد بخش مرحوم سیکرٹری وصایا۔

مسل ۱۸۳۲۳ میں غلام فاطمہ زوجہ محمد لطیف قوم جٹ بھٹے پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت دسمبر ۱۹۳۵ء ساکن کنری ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶۶-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد اسوقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میرا حق مہر مبلغ تین سو روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے بالیاں طلائی ایک تولہ مالیتی -/۱۴۰ روپے ہیں میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ دس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمدنی کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت یکم مارچ ۱۹۶۶ء سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ نشان انگوٹھا غلام فاطمہ اہلیہ محمد لطیف۔ گواہ شد محمد لطیف ولد محمد شفیع خاوند موصیہ ۲/۶۶-۱ محمد لطیف

گواہ شد۔ ماسٹر فضل الدین طارق زعیم کنری ۶۶-۳-۱

مسل ۱۸۳۲۴ میں حمیدہ نسیم زوجہ محمد طفیل انور قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن خانیوال ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶۶-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۱۔ کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمت اندازاً ایک سو دس روپے -/۱۱۰ روپے ۲۔ حق مہر ساڑھے تین ہزار -/۳۵۰۰ روپے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اپنی مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور آئندہ جو جائیداد یا آمدنی پیدا کروں۔ اسکی اطلاع صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دونگی اور اس آمد یا جائیداد کے ۱/۸ حصہ نیز جو جائیداد میری موت کے بعد میری ملکیت ثابت ہو اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ۔ حمیدہ نسیم

گواہ شد۔ ملک منظفر احمد واقف حال خانیوال گواہ شد۔ پروفیسر محمد طفیل انور اسلامیہ کالج خانیوال خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۳۱۵۳

مسل ۱۸۳۲۵ میں نسیم اختر زوجہ شیخ محمد اقبال صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ ۵/۶۶-۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد زیورات طلائی چوڑیاں ۴ عدد وزنی ۴ تولے ۳ ماشے طلائی کلنٹے ایک جوڑی وزنی ایک تولہ ۴ ماشے۔ طلائی لاکٹ ایک وزنی ۲ تولہ ۶ ماشے۔ طلائی رنگ بالی ایک جوڑی وزنی ۹ ماشے۔ طلائی انگوٹھی ۲ عدد وزنی ۲ تولہ۔ کل وزن زیورات گیارہ تولہ قیمتی مبلغ تیرہ صد بیس روپیہ اور نقد مبلغ پانچصد روپیہ کل جائیداد مبلغ -/۱۸۲۰ روپے ہے حق مہر میں اپنے خاوند کو معاف کر چکی ہوں اس جائیداد اور نقد کل رقم -/۱۸۲۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد وفات پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ علاوہ ازیں مجھے اپنے خاوند کی طرف سے مبلغ ساٹھ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں تازیست اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی رہونگی

الامتہ نسیم اختر۔

گواہ شد۔ محمد شریف موصی ۸۶۰۴ ساکن اوکاڑہ ۶۶-۵-۱۸

گواہ شد۔ محمد اقبال خاوند موصیہ اوکاڑہ

مسل ۱۸۳۲۶ میں محمد اسلم شاد ولد حاجی صالح محمد منگلا پیشہ طالبعلم عمر ۲۱ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶-۵-۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے مجھے بصورت جیب خرچ والدین سے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے وصیت نافذ کی جائے۔

العبد۔ محمد اسلم شاد ابن حاجی محمد منگلا مکان ۵/A محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد۔ عزیز الرحمٰن ولد غلام احمد منگلا مبلغ سلسلہ احمدیہ

گواہ شد۔ چوہدری محمد شریف سابق مبلغ

مسل ۱۸۳۲۷ میں رضیہ الطاف بنت محمد الطاف قوم یوسف زئی افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ہوتی مردان ڈاکخانہ ہوتی ضلع مردان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۶۶-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ ۱۔ کانٹے طلائی ۵ ماشے مالیتی -/۷۰ روپے ۲۔ انگوٹھی طلائی ۳ ماشے مالیتی -/۴۰ روپے کل وزن ۸ ماشے -/۱۱۰ روپے اس کے علاوہ مجھے ملازمت سے مبلغ -/۲۵۰ روپے ماہوار کی آمد ہے میں اپنی اس جائیداد اور ماہوار آمدنی کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ رضیہ الطاف

گواہ شد۔ محمد الطاف سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ پشاور والد موصیہ ۶۶-۴-۲۸

گواہ شد۔ نثار احمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ پشاور ۶۶-۴-۲۸

مسل ۱۸۳۲۸ میں امام بی بی زوجہ محمد سائیں قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶-۵-۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۱۔ حق مہر مجھے حق مہر میں میرے خاوند نے ایک انام طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی -/۱۲۵ دیا ہے۔ زیور بالیاں طلائی وزنی ایک تولہ قیمت -/۱۲۵ روپے میرے پاس ہے۔ مندرجہ بالا جائیداد کے علاوہ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کرلوں۔ یا میری وفات کے بعد جتنی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی واجب الادا ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں اگر کوئی آمد ہوئی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرنے کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دونگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ نشان انگوٹھا امام بی بی زوجہ محمد سائیں۔

گواہ شد محمد صدیق بقلم خود دارالرحمت شرقی ربوہ

گواہ شد۔ عبدالباقی فیکٹری ایریا ربوہ

پانچ ہزار واقفین وقفِ عارضی

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی تحریک "وقفِ عارضی" کا نصب العین بہت بلند ہے۔ اس تحریک کے ذریعہ ہر جگہ تعلیم قرآن مجید کے مراکز قائم کرنا مقصود ہے تاکہ کوئی احمدی چھوٹا ہو یا بڑا۔ مرد ہو یا عورت۔ ایسا نہ رہے جو قرآن مجید نہ پڑھ سکتا ہو۔ پھر اسی تحریک کا ایک بڑا مقصد جماعتوں کی تربیت ہے اور ان کی بیداری کو تیز تر کرنا ہے۔ پھر سعید روحوں تک پیغام حق پہنچانا بھی اس کا ایک مقصد ہے۔ ان اہم اور عظیم مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو جذبہ اخلاص و وفا سے معمور ہوں اور اسلام و احمدیت کی سرفرازی کے لئے وہ ہر قربانی کے لئے آمادہ ہوں۔ وقف عارضی کے ماتحت کام کرنے والے دوست اپنے خرچ کے خود ذمہ دار ہیں اور نظام کے ماتحت مقررہ جماعت میں اپنا عرصۂ وقف گزارتے ہیں عرصہ وقف کم از کم دو ہفتے اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے مقرر ہے۔

احباب جماعت غور فرمائیں کہ مندرجہ بالا روحانی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے کتنی تعداد میں مخلصین کی ضرورت ہے۔ ابھی تک پانصد سے کچھ زائد دوستوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے۔ یہ تعداد کام کے لحاظ سے نہایت قلیل ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ کم از کم **پانچ ہزار واقفین وقف** عارضی ہونے چاہئیں۔ اس سال (یکم مئی ۶۶ء تا ۳۰ر اپریل ۶۷ء) کے عرصہ میں کم از کم دو ہفتے وقف کرنے والے دوستوں کو آگے بڑھنا چاہیئے۔ ہر واقف کو یہ اختیار ہے کہ اپنے حالات کے مطابق یہ معین کر دے کہ وہ کس مہینے میں وقت دے سکے گا۔ نیز یہ بھی لکھ دے کہ میں اپنے مالی حالات کے ماتحت اتنے فاصلہ تک کی جماعتوں میں جا سکوں گا لیکن جگہ کا تعین خود حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے حضور بالعموم دو آدمیوں کا وفد مقرر فرماتے ہیں جن میں سے ایک کو امیر منتخب فرماتے ہیں۔ یہ واقفین اپنا وقت دعاؤں میں، تربیت افراد میں اور اصلاح و ارشاد کے مقاصد میں صرف کرتے ہیں۔ جس سے خود واقفین کو روحانی فائدہ پہنچتا ہے۔ یہ مختصر وقف دراصل مستقل وقف کے لئے پیش خیمہ ہے۔ جب انسان وقف کی لذت سے آشنا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کو مشاہدہ کرتا ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ حقیقی طور پر مستقل اور ساری زندگی کا وقف کس قدر بابرکت چیز ہے جس کے نتیجہ میں اسے اپنی اولاد کو بھی خدمت دین کے لئے وقف کرنا آسان ہو جائے گا۔ پس وقف عارضی کی تحریک ایک عظیم آسمانی تحریک ہے۔ احباب کو اس میں کثرت سے شمولیت فرما کر اس کی برکات سے بہرہ ور ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہزاروں افراد کو توفیق بخشے آمین!

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● مظفر آباد ۱۴ر جولائی۔ مقبوضہ کشمیر کی موئے مبارک کی بازیابی کمیٹی کی مجلس عمل نے اپنے اجلاس میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اور بڑی طاقتوں سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے نمائندوں کو مقبوضہ کشمیر بھیجیں تاکہ انہیں یہ معلوم ہو سکے کہ ہندوستانی فوجیں مسلمانوں پر کیسے کیسے مظالم ڈھا رہی ہیں۔

کمیٹی نے سیکرٹری جنرل سے درخواست کی ہے کہ وہ سیاسی نظربندوں کی رہائی کے لئے ذاتی طور پر مداخلت کریں کیونکہ ان کی صحت پر بہت برا اثر پڑا ہے اور سیاسی قیدیوں کے اہل و عیال کو بھی سخت مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کمیٹی نے حکام کے معاندانہ رویہ پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے جو مسلمانوں کو ہندوستانی فوجوں اور جن سنگھی غنڈوں کے جبر و تشدد اور مظالم سے محفوظ رکھنے میں ناکام رہے ہیں۔

● گنگٹوک (سکم) ۱۴ر جولائی بھارت نے ۲۵ ہزار سے زائد فوج سکم میں چین کی سرحد پر جمع کر دی ہے اور اتنی ہی چین کے خلاف فوری کارروائی کے لئے دارجلنگ میں تیار کھڑی ہے۔ نیویارک ٹائمز کے نمائندے نے انکشاف کیا ہے کہ ہانگ کانگ اور چھوٹی پارٹی کی بمباری کے لئے بھارت نے اپنی چین کی سرحد پر تعینات فوجوں کو ہر وقت تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے

بھارتی فوج نے شدید برفباری اور برفانی ہواؤں کے باوجود اٹھارہ ہزار فٹ بلندی پر چین کی سرحد کے ساتھ ساتھ مورچے اور فوجی چوکیاں قائم کر لی ہیں۔ ۱۹۶۵ء میں بھارت کے پاس چینی سرحدوں پر جتنی فوج تھی اس وقت اس میں بے انتہا اضافہ ہو چکا ہے۔

● بمبئی ۱۴ر جولائی۔ بمبئی میں پانی کی شدید قلت کے سبب صنعتی اداروں اور تعمیراتی کاموں کے لئے پانی کی فراہمی بند کر دی گئی ہے۔ کل بمبئی میں تمام کارخانے بند رہے اور عمارتوں میں تعمیر کا کام بھی روک دیا گیا۔ اعلیٰ حکام کے ایک اجلاس میں پانی کی فراہمی کی صورت حال پر غور کیا گیا اس اجلاس میں وزیر خوراک مسٹر سبرامنیم نے بھی شرکت کی۔ مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ مسٹر نائیک نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بمبئی کو خالی کرانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا حکومت صورتحال کا مقابلہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے

● واشنگٹن ۱۴ر جولائی۔ صدر جانسن نے کل ایک جلسہ میں تقریر کے دوران اچانک چین کے بارے میں بظاہر مصالحانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے کہا کہ اگر چین کو دنیا سے الگ تھلگ رہنے کی پالیسی ترک کر کے ایشیائی ملکوں کی ترقیاتی سرگرمیوں میں مدد دینی چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ چین کو جارحیت سے باز رکھا جائے لیکن اس کے ساتھ یہ کوشش بھی کی جانی چاہیئے کہ وہ بیرونی دنیا سے مفاہمت اور پرامن باہمی تعاون پر آمادہ ہو جائے۔ کیونکہ جب تک چین کے ۷۰ کروڑ عوام دنیا کے دیگر ممالک سے الگ تھلگ رہیں گے اس وقت تک ایشیا میں پائیدار امن قائم نہیں ہو سکے گا انہوں نے بتایا کہ وہ دن ضرور آئے گا کہ چین اور امریکہ کے درمیان مفاہمت ہو جائے گی ہو سکتا ہے کہ اس میں کئی برس لگ جائیں لیکن ان دونوں کے درمیان ضرور مفاہمت ہو کر رہے گی۔

● پیرس ۱۴ر جولائی۔ صدر ڈیگال نے کل ایک بیان میں ویت نام کی جنگ کی مذمت کرتے ہوئے اسے ظالمانہ اور تباہ کن قرار دیا ہے انہوں نے متنبہ کیا ہے اس سے یا تو ویت نام تباہیوں کی نذر ہو جائے گا یا پھر تیسری عالمگیر جنگ چھڑ جائے گی۔

● راولپنڈی ۱۴ر جولائی۔ حکومت ہندوستان نے پاک و ہندوستان وزارتی کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں دونوں ملکوں کے حکام کی ایک ابتدائی کانفرنس کرنے کی تجویز ارسال کی ہے پاکستان کے وزارت خارجہ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ ہندوستان کی تجویز پر غور کیا جا رہا ہے۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے دفاتر کے لئے جگہیں مطلوب ہیں

لاہور میں اکبری منڈی کے نزدیک سرکلر روڈ پر ایک سب آفس اور نیلہ گنبد ایریا میں ایک سب آفس کھولنے کے سلسلے میں دو عمارتوں کی ضرورت ہے۔

ہر سب آفس میں کم از کم دو کمرے ہوں جن میں سے ایک کمرہ تقریباً ۱۵×۱۵ فٹ آفس اور اکوئمنٹ کے لئے ہو اور دوسرا کمرہ چھ سو مربع فٹ سے زیادہ گودام کے طور پر استعمال کے لئے ہو۔ بصورت دیگر تین ایسے کمرے بھی قابل قبول ہوں گے جن کا رقبہ مجموعی ۸۲۵ مربع فٹ سے کم نہ ہو۔ مسقف جگہ کے علاوہ دفاتر کے سامان لانے یا لے جانے والے ٹرکوں کے کھڑے ہونے اور سامان کے رکھ رکھاؤ کے لئے کافی کھلی جگہ ہونی چاہیئے۔ علاوہ ازیں اس عمارت میں ایک اور کمرہ تقریباً ۱۴×۱۲ بمعہ ٹائیلٹ روم بھی درکار ہوگا۔

جملہ پیشکش کنندگان سے التماس ہے کہ وہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے دفتر میں کسی یوم کار کو ۹ بجے صبح سے لے کر ایک بجے دوپہر تک ڈویژنل کمرشل آفیسر سے رابطہ پیدا کریں۔

(۷) ۱۴۴ / 732

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴